خطبہ نمبر ۴۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس میں دعوت الی اللہ کے لئے بڑی کثرت سے واقفین عارضی کی ضرورت ہے

جس قسم کے بھی احمدی مہیا ہو سکتے ہیں، جن کو بھی توفیق ہے وہ وہاں جائیں اور دعوت الی اللہ کریں

روسی زبان جاننا کوئی شرط نہیں۔ اکثر ریاستوں میں سستے داموں مترجمین مل جاتے ہیں اور کچھ نہیں تو اشاروں سے ہی کام چلائیں اور دعائیں کریں

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۱/۷۶	سوموار ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۳۰ فتح ۱۳۷۰ ہش، ۳۰ دسمبر ۱۹۹۱ء	نمبر ۲۹۵

صرف اردو زبان جاننے والے بھی ازبکستان، بخارا اور سمرقند وغیرہ علاقوں میں خود کو اجنبی نہیں پائیں گے

عیسائیت نے حال ہی میں روس کے علاقوں میں جو حملہ کیا ہے ایسی خطرناک شکل آج سے پہلے کبھی یہاں نظر نہیں آئی

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۸ اخاء ۱۳۷۰ ہش (۱۸ اکتوبر ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل لندن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ہر چیز کے لئے موت مقدر ہے

"اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو نشوونما کی ایک صلاحیت عطا فرما رکھی ہے۔ بدی کو بھی نشوونما کی صلاحیت ہے اور نیکی کو بھی نشوونما کی صلاحیت ہے بلکہ زندگی کے ہر ذرّے میں خدا تعالیٰ نے یہ دونوں قسم کی صلاحیتیں رکھی ہوئی ہیں، صرف یہ بات نہیں کہ بعضوں میں دوسروں پر غلبہ پانے کی طاقت ہے بلکہ اندرونی طور پر زندگی اور موت کی جدوجہد ہر ذرّے میں جاری ہے خواہ وہ ظاہری طور پر زندگی رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو اس کے باوجود زندگی کے لفظ کا اطلاق وسیع ترین معنوں میں خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر مخلوق پر ہوتا ہے اور موت اور زندگی کی جدوجہد جس کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ ملک کی پہلی آیت میں ملتا ہے۔ یہ ایسا نظام ہے جس کا تعلق ہر مخلوق سے ہے چنانچہ وہ PROTONS جن کے متعلق پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ یہ ابدی ہیں اور کبھی مٹ نہیں سکتے ان کے متعلق اب اکثر سائنس دان یہ یقین کر چکے ہیں کہ ان کی زندگی بھی بہرحال اختتام پذیر ہوگی اور یہاں زندگی سے مراد ان کا بقا کا عرصہ ہے۔ اندرونی طور پر ان کے اندر ایک موت کا نظام بھی جاری ہے اور جو چیز ایک دفعہ پیدا ہو جائے اس نے بہرحال مٹنا ہے۔ اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (...) (سورۃ الرحمٰن: ۲۷-۲۸) وہ ذات جو ذی الجلال والاکرام ہے۔ اس کا چہرہ اس کی رضا ہے جو باقی ہے۔ باقی ہر چیز مٹ جانے والی ہے۔

اس ضمن میں اس سے پہلے چونکہ میں روشنی ڈال چکا ہوں۔ اس لئے اس مضمون کو یہاں بیان نہیں کروں گا۔ چونکہ اس کا ضمناً اس مضمون کے ساتھ تعلق ہے جو میں اب بیان کرنا چاہتا ہوں اس لئے اس کا ذکر آگیا۔ بہرحال بات یہ ہے کہ ہر چیز جسے پیدا کیا گیا ہے اس کے اندر اندرونی طور پر ایک زندگی اور موت کی جدوجہد جاری ہے اور دونوں قسم کی صلاحیتیں خدا تعالیٰ نے اسے ودیعت کر رکھی ہیں اس کے علاوہ بیرونی تعلقات میں بھی یہی نظام جاری ہے۔ بعض چیزیں بعض دوسری چیزوں پر غلبہ پاتی ہیں اور بعض چیزیں بعض دوسری چیزوں سے مغلوب ہو جاتی ہیں اور اس میں بھی نیکی اور بدی میں کوئی تمیز نہیں کی گئی اور کوئی فرق نہیں کیا گیا بلکہ اس معاملہ میں بھی ایک حیرت انگیز عدل کا نظام جاری دکھائی دیتا ہے۔ اگر خدا نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں نشوونما کی طاقت رکھی ہے تو ابلیس کو بھی اس طاقت سے محروم نہیں کیا اور شیطان کو ہمیشہ کے لئے جو چھٹی دی گئی کہ اپنے لاؤ لشکر کو جس طرح چاہو میرے بندوں پر چڑھا لاؤ لیکن میرے بندوں پر تمہیں غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔ اس میں بھی وہی نظام عدل جاری و ساری دکھائی دے رہا ہے۔ خدا نے نیکی کی صلاحیتیں جن بندوں کو عطا فرمائیں ان کو یہ یقین دلایا کہ اگر تم ان صلاحیتوں کو استعمال کرو گے تو بدی کی طاقتیں تم پر غالب نہیں آسکیں گی لیکن بدی کو بھی ایسی طاقتیں عطا کیں کہ جہاں وہ کوئی کمزوری دیکھیں اپنے مدمقابل پر غلبہ پالیں۔ یہ زندگی اور موت کا وہ نظام ہے جس کا مذاہب سے بھی ایک گہرا تعلق ہے اور غیر مذہبی دنیا سے بھی۔ ہر قسم کی انسانی دلچسپیوں کے دائرے پر اس مضمون کا اطلاق ہوتا ہے۔

عیسائیت کی نئی یلغار

اس تمہید کے بعد اب میں اس مقصد کی طرف آتا ہوں جس کے متعلق میں آج آپ سے چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ آج کے اس دور میں مذہب کی جنگ ایک دفعہ پھر بڑی شدت کے ساتھ چل پڑی ہے۔ اس سے پہلے جب تک روس اور امریکہ کا مقابلہ جاری تھا اس وقت تک اسلام کے خلاف مذاہب کی جنگ میں ایسی شدت نہیں تھی لیکن گلف کے واقعات کے بعد اور روس کے منہدم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جانے کے بعد عیسائی طاقتوں میں بڑی تیزی کے ساتھ عیسائیت کو غالب کرنے کا رجحان پھر زندہ ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے بھی عیسائیت ہمیشہ اسلام پر حملہ آور رہی ہے لیکن ان سیاسی واقعات کے بعد، جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے، یہ کوششیں ایک نئے عزم کے ساتھ بیدار ہوئی ہیں اور نئے منصوبوں کے ساتھ حکومتیں ان کوششوں میں شامل ہو چکی ہیں۔ روس پر جس طرح عیسائیت نے یلغار شروع کی ہے وہ اس دور کا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔ بڑی تیزی اور کثرت کے ساتھ ہر جگہ عیسائیت کا جال پھیلایا جا رہا ہے اور اسی طرح افریقہ پر عیسائیت نئے سرے سے نئے عزم کے ساتھ حملہ آور ہوئی ہے اور جو جو اطلاعات مجھے مل رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ خصوصاً ان دو واقعات یعنی گلف کی جنگ اور روس کا بالآخر اپنی شکست تسلیم کر لینا۔ کے بعد عیسائیت میں ایک نئی رعونت پیدا ہو گئی ہے اور وہ عیسائی جو پہلے خاموش اور دبے ہوئے تھے وہ بڑی شدت کے ساتھ سر اٹھا رہے ہیں اور دوبارہ بقیہ افریقہ پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔

نائیجیریا میں جو حالیہ فساد ہوئے ہیں یہ بھی اسی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو رپورٹیں مجھے نائیجیریا سے ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جن شمالی علاقوں میں فساد ہوئے ہیں وہاں اس سے پہلے عیسائیت کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ وہ مسلمانوں سے ٹکر لے لیکن یہ جو عالمی واقعات رونما ہوئے ہیں اور خاص طور پر جب وہ امریکہ کو اپنی پشت پناہی پر دیکھتے ہیں تو ان کے اندر ایک نئی رعونت پیدا ہو چکی ہے۔ انہیں نئی دولت کے سہارے مل چکے ہیں۔ انہیں ہتھیار مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے عیسائیت اسلام کے ساتھ اپنی آخری جنگ کے لئے ہر قسم کی تیاری کر کے میدان میں کود چکی ہے۔

جہاں تک عالم اسلام کا تعلق ہے بدقسمتی سے عالم اسلام کو یہی عیسائی طاقتیں آپس میں الجھا رہی ہیں اور الجھائے رکھے رہی ہیں کوئی ایسا زمانہ نہیں گزرتا جس میں بعض مسلمان طاقتوں کو بعض دوسری مسلمان طاقتوں کے خلاف کسی رنگ میں ابھارا نہ جا رہا ہو اور کوئی ایسا زمانہ قریب میں دکھائی نہیں دیتا جس میں مسلمان طاقتیں پوری طرح امن کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ، ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اسلام کے فروغ کی کوششیں کر رہی ہوں۔ کُردوں کا مسئلہ ہے۔ جس کا عراق سے بھی تعلق ہے۔ ترکی سے بھی تعلق ہے۔ روس سے بھی تعلق ہے۔ سیریا (شام) سے بھی تعلق ہے۔ اس مسئلے کو پہلے عراق کے تعلق میں چھیڑا گیا۔ اب ترکی کے تعلق میں اسے چھیڑا اور ابھارا جا رہا ہے۔ اور اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن کی تفصیل میں جانے کا وقت نہیں لیکن وہ لوگ جو ہوش مندی کے ساتھ خبروں کا مطالعہ کرتے ہیں ان پر یہ بات خوب روشن ہے کہ عالمِ اسلام کو وہ امن اور وہ سکون میسر نہیں آسکتا جس کے ساتھ انسان اپنی تمام تر صلاحیتوں کو نیکی کی راہوں پر ڈال دے لیکن صرف ایک بدنصیبی نہیں اس کے علاوہ اور بھی بدنصیبیاں ہیں۔ اگر بیرونی طاقتیں مسلمان طاقتوں کو سیاسی چپقلشوں میں نہ بھی الجھائیں اور انہیں امن بھی نصیب ہو تو بدنصیبی یہ ہے کہ اس امن کے دور کو وہ پھر اندرونی طور پر ایک دوسرے سے مذہبی اختلافات میں لڑ کر اپنی طاقتوں کو ضائع کر دیتی ہیں۔ اور اس موقع کو ضائع کر دیتی ہیں جس میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نیکی کی پرورش اور پنپنے کے وقت ہوتے ہیں۔ امن کا دور ہمیشہ اچھی صلاحیتوں کے لئے ایک خوش نصیب دور ہوا کرتا ہے جس میں اچھی طاقتوں کے پنپنے اور پھول پھلنے کا وقت ہوا کرتا ہے۔ لیکن عالمِ اسلام کی حالیہ تاریخ پر آپ نظر ڈال کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ جہاں امن بھی نصیب ہوا وہاں اس امن کو ہمیشہ اندرونی بدامنی میں تبدیل کر دیا گیا اور فرقہ بازیوں میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے اور سیاست میں بھی ہر قسم کے غلط حربے استعمال کرتے ہوئے ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے میں اس امن کے دور کو ضائع کر دیا گیا اور بجائے استفادہ کے اور بھی زیادہ اس سے نقصان اٹھایا۔

پس کسی پہلو سے بھی آپ عالم اسلام پر نگاہ ڈالیں تسلی کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی اور غیر طاقتیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بڑے عزم اور بڑے گہرے اور دیرپا منصوبوں کے ساتھ دوبارہ ساری دنیا پر بھی حملہ آور ہیں اور خصوصیت سے اسلام پر حملہ آور ہیں۔ اس صورتِ حال میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ (دینِ حق) کے دفاع کا تمام تر بوجھ اپنے اوپر اٹھائے اور یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ کو پیدا کیا گیا ہے۔ جب میں مخالفانہ طاقتوں، ان کے منصوبوں اور ان کی صلاحیتوں کا جائزہ لیتا ہوں تو میں حیران رہ جاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے کس کو کس کے مقابل پر ٹکرا دیا ہے۔ اتنی عظیم طاقتیں ہیں۔ صرف دولت کے اعتبار سے ہی دیکھیں تو کروڑوں گُنا زیادہ طاقتور قومیں ہیں، مقابل پر جماعت احمدیہ کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ اگر عددی اعتبار سے دیکھیں تو یہی صورت حال ہے۔ اگر سیاسی اثر و نفوذ کے لحاظ سے دیکھیں تو یہی صورتِ حال ہے۔ کوئی ایسا پہلو جو مقابلوں میں کام آیا کرتا ہے ایسا نہیں جو جماعت احمدیہ کو ان کے اوپر فوقیت دیتا ہو پھر خدا تعالیٰ نے ہمیں اس غیر متوازن جنگ میں کیوں الجھا دیا اور کیوں ہم سے یہ توقع کی گئی کہ ہم (دینِ حق) کو تمام ادیانِ باطلہ پر بالآخر غالب کر کے دکھائیں گے۔

آج سے پہلے ایسی خطرناک صورتحال کبھی پیدا نہیں ہوئی

اس مضمون پر جب آپ غور کریں تو دنیا میں سب سے بڑا تعجب انگیز واقعہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعثت تھی۔ آپ سے یہ جدوجہد شروع ہوئی اور آپ ہی سے اس جہاد کا آغاز ہوا۔ آپ ایک تھے جن کو مخاطب کر کے خدا نے فرمایا (المدثر ۳:۲) اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم! اٹھ اور تمام دنیا کو انذار کر اور ساری دنیا سے ٹکر لے میری خاطر اور میرے غلبے کے مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ایک جہاد کا اعلان کر دے اور وہ جہاد عالمگیر جہاد تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اکیلے تھے۔ پس سب سے زیادہ حیرت انگیز واقعہ تو ان دنوں کا واقعہ ہے جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اکیلے اٹھ کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا اور اس حکم کے تابع تمام دنیا کی طاقتوں سے ہمیشہ کے لئے ٹکر لینے کی ہدایت فرمائی گئی اور پھر اس جہاد کا آغاز ہوا جو ۱۴۰۰ سال سے جاری ہے۔ گو مختلف وقتوں میں اس کی شکلیں بگڑتی بھی رہیں، بنتی بھی رہیں۔ دشمنوں اور مسلمانوں کے درمیان لڑائیوں میں پانسے بھی پلٹتے رہے۔ کبھی یہ لڑائیاں مذہبی دنیا میں لڑی گئیں۔ کبھی سیاسی دنیا میں لڑی گئیں۔ مختلف حالات میں یہ جہاد مختلف صورتوں سے گزرتا ہوا جاری رہا اور آج بھی جاری ہے لیکن اس امر سے انکار ممکن نہیں کہ وہ سیاسی جنگیں بھی جو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان ہوئیں ایک مذہبی عنصر اپنے اندر رکھتی تھیں اور ان جنگوں کو بھی خالصۃً سیاسی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ عیسائی قوموں کی دنیا میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والی قوموں سے لڑائیاں ہوئی ہیں مگر سوائے ان لڑائیوں کے جو مسلمان قوموں سے کی گئیں کسی دوسری لڑائی کا نام صلیبی جنگ نہیں رکھا گیا اور اسلام پر جہاد کا الزام دھرنے والوں کا اپنا یہ حال تھا کہ کئی سو سال تک مسلمان ممالک پر باہر سے جا کر حملہ آور ہوئے ہیں اور ان جنگوں کا نام صلیبی جنگیں رکھا گیا۔ پس اگرچہ وہ سیاسی جنگیں بھی تھیں کیونکہ علاقائی جنگیں تھیں۔ ملکوں اور اقتدار پر قبضہ کرنے کی جنگیں تھیں لیکن ان کے اندر اسلام دشمنی کا ایک عنصر بھی لازماً کارفرما رہا ہے۔

آج جو صورت حال ہے یہ صورت حال اتنی نازک ہے اور اتنی خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے کہ اس کے تمام پہلوؤں پر تمام احمدیوں کا نظر رکھنا بہت ہی ضروری ہے اور اس سلسلہ میں وقتاً فوقتاً آپ کو بیدار کرنا میرے بنیادی فرائض میں داخل ہے۔ جو شکل آج مجھے دکھائی دے رہی ہے ایسی خطرناک شکل اس سے پہلے کبھی نظر نہیں آئی۔ عیسائیت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بڑے عزائم کے ساتھ اور نئے ارادے باندھ کر، نئے منصوبوں کے ساتھ، نئی دولتوں کا سہارا لے کر، نئی سیاسی طاقتوں کی پشت پناہی حاصل کرتے ہوئے بڑے زور کے ساتھ دوبارہ تمام دنیا پر اور خصوصیت سے (دینِ حق) پر حملہ آور ہوئی ہے اور اس کے حقیقی دفاع کے لئے احمدیت کے سوا کسی میں صلاحیت نہیں ہے اور کسی کو ان باتوں کا دماغ نہیں ہے۔ کسی کی زندگی کا اعلیٰ مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ خالصۃً (دینِ حق) کا دفاع کرے اور حقیقت میں (دینِ حق) کا دفاع کرے نہ کہ کسی سیاسی غرض کا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کو اپنی تمام تر قوتوں کو مجتمع کر کے نئے عزم کے ساتھ اس جہاد کے میدان میں کودنا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ایسا کر رہی ہے ۔

دعوت الی اللہ کے میدان میں عام لام بندی کی ضرورت

جہاں تک مقابل پر ہر قسم کا لٹریچر تیار کرنے کا تعلق ہے ۔ جہاں تک ہماری موجود صلاحیتوں سے کام لے کر ان کے نتیجہ میں مقابل پر منصوبے بنانے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام جاری ہے لیکن اس وقت ضرورت ہے لام بندی کی اور اسی طرف میں کچھ عرصہ سے آپ کو متوجہ کر رہا ہوں ۔ بعض دفعہ دنیا کے عام امن کے حالات میں فوجوں کی تعداد بڑھانے کے لئے ایسی کوئی ضرورت نہیں ہُوا کرتی ۔ اگرچہ فوجی نظام ضرور موجود رہتا ہے ۔ ہتھیار بھی بنتے ہیں اور ہتھیار بنانے والے محکمے مسلسل بیدار مغزی کے ساتھ بہتر سے بہتر ہتھیار فوج کے لئے مہیّا کرنے کے لئے کوشاں بھی رہتے ہیں لیکن جب جنگ کا بگل بجایا جائے تو اس وقت صورت حال یکسر بدل جاتی ہے اور انہی کوششوں میں جو پہلے سے ہی جاری ہیں نئی جان پڑجاتی ہے ۔ غیر معمولی حرکت اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور کام میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے ۔ پس ایسے اوقات جبکہ کثرت کے ساتھ لوگوں کو بھرتی کے لئے بلایا جائے تو اُسے کہا جاتا ہے کہ لام بندی ہوگئی، لام بندی کا حکم ہو گیا اور لوگوں کو، عوام الناس کو بار بار دعوت دی جاتی ہے کہ آؤ اور اس فوج میں شامل ہو ۔ مجھے یاد ہے ہندوستان میں جب جنگِ عظیم کا وقت تھا تو کثرت کے ساتھ حکومت کی طرف سے ایسے محکمے قائم کر دیئے گئے تھے جو دیہات میں جاکر، اندرونِ ملک دُور دُور جاکر لوگوں کو اکٹھا کر کے فوج کے لئے بھرتی کرنے کے لئے لایا کرتے تھے ۔ دیہات سے قافلہ در قافلہ ایسے لوگوں کو اکٹھا کر کے ان مقامات پر پہنچایا جاتا تھا جہاں اُن کے معائنے ہوتے تھے اور ان کو فوج میں داخل کرنے کے لئے ابتدائی تحقیق کی جاتی تھی ان کی صلاحیتیں جانچی جاتی تھیں ۔ غرضیکہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں فوج کی جو کچھ ضروریات ہوتی ہیں اس کے مطابق ان کو جانچا پرکھا جاتا تھا اور اس زمانہ میں مجھے یاد ہے کہ فوج کے جانچنے اور پرکھنے کا معیار بھی کم کر دیا گیا تھا کیونکہ عام حالات میں اگر مثلاً چلتے وقت کسی کے گھٹنے گھٹنے سے ٹکرا جاتے ہیں تو فوج میں ایسے شخص کو قبول نہیں کیا جاتا مگر ان دنوں میں وہ جو ٹیڑھی ٹانگوں والے کہلاتے ہیں BANDY LEGS جن کے گھٹنے بہت زیادہ باہر کی طرف نکلے ہوں یا جن کے گھٹنے چلتے وقت آپس میں ٹکراتے ہوں ان کو بھی قبول کر لیا جاتا تھا تو جتنی ضرورت زیادہ بڑھتی ہے اتنے پیمانوں میں بھی لچک پیدا ہوتی چلی جاتی ہے ۔ آج اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ میں دعوت الی اللہ کے نظام کو بہت زیادہ سنجیدگی کے ساتھ جاری کیا جائے اور صرف صاحب علم لوگ ہی اس نظام سے منسلک نہ ہوں بلکہ کم علم والے بھی ہر قسم کے احمدی دعوت الی اللہ کے کام میں پوری طاقت کے ساتھ اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کریں کیونکہ اس میدان میں ابھی ہمیں بہت ہی کمی محسوس ہوتی ہے ۔

روس میں وقفِ عارضی میں زبان کوئی رکاوٹ نہیں

روس کے متعلق میں نے اعلان کیا تھا کہ ہمیں ایسے واقفین کی ضرورت ہے جو عارضی طور پر روس میں جاکر (دینِ حق) کا پیغام پہنچائیں ۔ ضرورت بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے اور روس کے مختلف علاقوں سے آوازیں بلند ہو رہی ہیں کہ ہماری طرف آؤ ۔ ہماری طرف آؤ ۔ ہمارے پاس مستقل آدمی بھیجو ۔ ہمیں ایسے معلّم عطا کرو جو بیٹھ کر ہمیں (دینِ حق) سکھائیں مگر سر دست جماعت احمدیہ کے پاس ایسی انفرادی طاقت نہیں ہے کہ ہم ان کی ضرورتیں پوری کر سکیں ۔ وقف کی جو میں نے تحریک کی تھی اس میں اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت میں لبیک کہنے کا جذبہ ضرور ہے لیکن بعض غلط فہمیاں غالباً مانع رہی ہیں ۔ ایک غلط فہمی یہ ہے کہ روس میں صرف روسی زبان استعمال کی جاتی ہے اور اس وجہ سے وہ لوگ جن کو روسی زبان کا ایک لفظ بھی نہیں آتا وہ سمجھتے ہیں ہماری خواہش تو ہے دل تو چاہتا ہے مگر ہم مجبور ہیں اور اس خدمت میں شامل نہیں ہو سکتے ۔ ان کی غلط فہمی دُور کرنے کے لئے میں بتاتا ہوں کہ روس میں بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں اور خاص طور پر اہلِ مشرق کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ فارسی زبان بعض علاقوں میں بکثرت استعمال ہوتی ہے اور بعض علاقوں میں ترکی زبان بکثرت بولی اور سمجھی جاتی ہے اور بعض ایسے علماء ہیں جو عربی زبان بھی خوب اچھی طرح بولتے اور سمجھتے ہیں ۔ پس وہ لوگ جو روسی زبان نہیں جانتے اور فارسی جانتے ہیں یا فارسی سے کسی حد تک شُدھ بُدھ رکھتے ہیں ان کے لئے بھی بہت اچھا موقع ہے کہ اپنے آپ کو پیش کریں ۔ پس روسی زبان جاننا کوئی شرط نہیں ہے ۔ علاوہ ازیں اگر ان میں سے بھی کوئی زبان نہ آتی ہو تو اب تک جو میں نے جائزہ لیا ہے اس سے مجھے معلوم ہُوا ہے کہ اکثر ریاستوں کے صدر مقامات میں ہر قسم کے مترجمین مل جاتے ہیں اور بعض بہت اچھے اچھے ترجمے کرنے والے بہت سستے داموں مہیّا ہو جاتے ہیں ۔ مثلاً یہ ازبکستان ہے ۔ بخارا اور سمرقند وغیرہ کے علاقے ہیں ان میں بڑے اچھے اُردو دان بھی موجود ہیں جب میں نے اپنا نمائندہ وہاں بھجوایا تو مجھے معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ بہت ہی اچھے اردو دان جو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی اردو میں تقریریں کرتے ہیں اور پھر بعض اُردو کے رسالے بھی شائع کرتے ہیں وہ نہ صرف وہاں مہیّا ہیں بلکہ بہت ہی معمولی داموں پر ان کی صلاحیتوں کا استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ پھر ایک سے زیادہ زبانیں جاننے والے بھی وہاں بہت موجود ہیں ۔ ایسے بھی ہیں جو دو تین چار مشرقی زبانیں جانتے ہیں اور ہر قسم کے مواقع کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں یعنی اگر کوئی احمدی پاکستان سے جاتا ہے جو اردو دان ہے تو وہ اردو سے اس مقامی زبان میں بھی ترجمہ کر سکتے ہیں ۔ روسی زبان میں بھی ترجمہ کر سکتے ہیں ۔ اگر کوئی عرب احمدی جاتا ہے تو ایسے ترجمہ کرنے والے ہیں جو عربی سے ترکی، فارسی اور دوسری زبانوں میں ترجمہ کر سکتے ہیں ۔ زبانوں کے لحاظ سے اس بات نے مجھے بہت ہی متعجب کیا ۔ میرا خیال تھا کہ روس کے علاقوں میں سوائے ایک آدھ زبان کے لوگوں کا زبانوں کی طرف رجحان نہیں ہوگا مگر ہمارے اس دَور کے پہلے روسی احمدی جو ایک بہت قابل آدمی ہیں، مسٹر رادیل، وہ آجکل یہاں تشریف بھی لائے ہوئے ہیں اور انہوں نے اکثر اپنی زندگی احمدیت کے لئے وقف کر رکھی ہے ان کے متعلق مجھے یہ معلوم کر کے تعجب ہُوا کہ پانچ زبانیں نہایت شستگی سے جانتے ہیں ۔ مثلاً مشرقی یورپ کی زبانوں میں سے روسی زبان کے تو وہ بہت اچھے لکھنے والے ماہر شاعر بھی اور ڈرامہ نویس بھی اور کالم نویس بھی ۔ لیکن ہنگیرین زبان میں بھی ایسے ماہر ہیں کہ بی بی سی نے اپنے ہنگیرین پروگرام کے لئے ان کی خدمات حاصل کی ہیں اور ہنگیرین قوم کو بی بی سی جو پیغام بھیجنا چاہتی ہے آجکل اُن کے ذمّہ ہے کہ وہ کچھ وقت ہنگیرین زبان میں وہ پیغامات ان قوموں کو پہنچائیں ۔ یعنی اگرچہ پیغامات کی شکل میں تو نہیں دیئے جاتے مگر جب بی بی سی غیر زبانوں میں اپنے پروگرام بناتی ہے تو آخری مقصد یہی ہُوا کرتا ہے کہ انگلستان جو باتیں ان تک پہنچانا چاہتا ہے اس رنگ میں وہ ان تک پہنچیں ۔ مختلف مضامین کی شکلوں میں، مختلف اہم امور پر مقالے لکھوا کر وہ اپنے رنگ میں نہایت عمدگی کے ساتھ آخر اپنے مطالب کو وہاں تک پہنچا دیتے ہیں ۔ اور رادیل صاحب جن کا میں نے ذکر کیا ہے یہ اتنے ماہر ہیں کہ بی بی سی جو بڑے اعلیٰ معیار کے مترجمین کو قبول کرتی ہے جن کا ترجمے کا معیار بہت بلند ہے انہوں نے ان کو اس قابل سمجھا کہ ہنگیرین زبان میں یہ بی بی سی کی نمائندگی کریں ۔ اور بھی بہت سی زبانیں یہ جانتے ہیں ۔ ترکی زبان بھی جانتے ہیں لیکن پانچ زبانیں مجھے انہوں نے بتایا ایسی ہیں کہ وہ بآسانی بغیر کسی دقّت کے، بغیر توقف کے وہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کر لیتے ہیں ۔

اردو جاننے والا خود کو اجنبی نہیں پائے گا

تو اسی طرح ازبکستان وغیرہ میں ایسے لوگ بکثرت ہیں جو زیادہ زبانیں جاننے والے ہیں اور کوئی احمدی جس کو سوائے اُردو کے کوئی زبان نہیں آتی وہ ازبکستان کے علاقے میں تو اپنے آپ کو کلیۃً اجنبی نہیں پائے گا ۔ وہاں ضرور اُسے ایسے آدمی مل جائیں گے جو اس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ کر سکیں اور دیگر جگہوں میں بھی اگر تلاش کیا جائے تو کوئی نہ کوئی ایسا مل جائے گا تو وہ لوگ جو اپنے آپ کو روس میں وقف کے لئے پیش کرنا چاہتے ہیں وہ زبان کے تردّد میں نہ پڑیں۔ اگر وہ توفیق رکھتے ہیں کہ اپنے خرچ پر روس میں دو ہفتے یا مہینہ یا دو مہینے گزار سکیں تو وہ باقاعدہ تحریک جدید کی معرفت یا براہِ راست مجھ سے رابطہ قائم کریں اور ہم ان کی راہنمائی کریں گے کہ کہاں جانا ہے اور کیا کیا اس علاقے کی ضروریات ہیں جنہیں ان کو پورا کرنا ہوگا اور چونکہ جماعت احمدیہ کے روابط اب بہت سے علاقوں میں قائم ہو چکے ہیں اس لئے کوئی مشکل نہیں کہ ہم ایسے لوگوں سے ان کے رابطے کرا دیں جو ان کو سنبھال لیں اور ابتدائی طور پر ان کی مدد کریں۔ اگرچہ ان کو اپنے اخراجات خود ہی برداشت کرنے چاہئیں لیکن روسی اقوام میں مہمان نوازی بہت ہے اور وہ کوشش یہی کریں گے کہ جس طرح بھی ہو چاہے آپ ان کو پورا کھانا میسّر آئے نہ آئے آنے والے مہمانوں کا خیال رکھیں۔ ایک غلط فہمی کا یہ حصّہ تھا جو دور کرنا چاہتا تھا۔ دوسرا یہ ہے کہ جب ہم لفظ روس بولتے ہیں، روس کہتے ہیں یا روسی کہتے ہیں تو باہر کی دنیا خصوصاً ہندو پاکستان میں اس سے مراد یو ایس ایس آر ہے یعنی یونین آف سوویٹ سوشلسٹ ریپبلک لیکن جس بڑے ملک کو ہم روس کہتے ہیں وہاں پہنچیں تو وہاں جب بھی آپ روس کہیں گے اس مراد صرف یورپین ریاست روس ہے اس کے سوا روس سے کچھ مراد نہیں لی جاتی۔ یو۔ ایس۔ ایس۔ آر کی سب سے بڑی ریاست کا نام روس ہے یعنی رشیا اور اس میں بھاری اکثریت یورپینز کی ہے اگرچہ روسی قومیں بھی یہاں آباد ہیں اور سٹالن کے زمانہ میں خصوصیت کے ساتھ بعض مسلمان علاقوں سے لوگوں کو ہانک کر یہاں لایا گیا اور یہاں بسایا گیا۔ اس میں تاتاری قومیں بھی موجود ہیں۔ قازان ایک شہر ہے جہاں بڑی تعداد میں تاتاری مسلمان بستے ہیں تو اگرچہ دوسری قومیں بھی ہیں مگر رشیا کی ریاست میں زیادہ تر یورپین ہیں اور یہ روس کی یعنی جسے ہم روس کہتے ہیں، اس کی سب سے بڑی طاقتور اور سب سے بڑے رقبے پر پھیلی ہوئی ریاست ہے۔ اتنی بڑی ہے کہ اکیلی یہ ریاست امریکہ سے بڑی ہے۔ اس سے بڑی یا اس کے لگ بھگ ہوگی قریباً بہت بڑا رقبہ ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ روس میں نہ صرف یہ کہ روس لفظ کو یہاں یورپین حصّے پر چسپاں کیا جاتا ہے بلکہ اگر آپ اجنبی ہیں اور ان باتوں کو نہیں جانتے اور بعض دوسری ریاستوں میں ان لوگوں کو روسی کہہ کر مخاطب کریں گے تو وہ ناراض بھی ہو سکتے ہیں اور بعض بھڑک بھی سکتے ہیں کیونکہ آجکل خصوصیت کے ساتھ یو ایس ایس آر میں روسی ریاست کے خلاف دوسری ریاستوں میں بڑی سخت رقابت پیدا ہو رہی ہے اور بعض جگہ تو شدید نفرت پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ حالیہ زمانے میں جو محققین وہاں دورے پر گئے ہیں اور واپس آ کر انہوں نے مقالہ جات لکھے ہیں ان کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ بعض علاقوں میں تو شدید نفرت کی لہریں چل پڑی ہیں اور روسی لفظوں کو جو پہلے عام جگہ جگہ بورڈوں پر آویزاں دکھائی دیتے تھے یا روزمرّہ کی سڑکوں پر رستے دکھانے کے لئے ہدایات کی شکل میں روسی لفظ استعمال ہوتے تھے وہ سارے بورڈ اب ختم کر دیئے گئے ہیں اور ان سب روسی لفظوں کو بدل کر مقامی زبانوں کے لفظوں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ ایک لفظ مثلاً مگاسان (MAGAZIN) ہے جو غالباً فرنچ میں بھی دکان کو کہتے ہیں، روسی زبان میں مگاسان یا میگیسین (اس کا تلفظ مجھے صحیح یاد نہیں) دکان کو کہتے ہیں۔ اب بخارا اور سمرقند، تاشقند وغیرہ ان سب جگہ تمام وہ دوکانیں جن پہ پہلے یہ لفظ لکھا ہوا تھا اب وہاں دکان لکھ دیا گیا ہے اور ضمناً آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ ان کے ہاں مشرقی علاقوں میں جو مقامی زبانیں ہیں ان میں بہت سے ایسے لفظ ہیں جو اگر غور سے سنے جائیں تو معلوم ہوگا کہ اردو میں بھی مستعمل ہیں، صرف تھوڑا سا تلفظ کا فرق ہے۔ چنانچہ روسی مہمان جو ہمارے جلسہ پر تشریف لائے ہوئے تھے بعد میں جب ان کے ساتھ مجالس ہوئیں تو ایک سے زائد مرتبہ اس طرح ہوا کہ جب یہ آپس میں بات کر رہے تھے تو ترجمہ کرنے سے پہلے میں نے ان کو بتا دیا کہ میں سمجھ گیا ہوں میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں تو انہوں نے تعجب سے پوچھا کہ تمہیں کس طرح پتہ چلا تو میں نے بتایا کہ آپ کے ہاں بہت سے ایسے لفظ ہیں جو اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں جس طرح دکان ہے، اس کو دکّان کہیں گے لیکن ہے دکان ہی۔ بہرحال۔ اور بہت سے لفظ ہیں۔ چونکہ جن مضامین پر بحث ہو رہی تھی وہ میرے علم میں تھے اس لئے دو چار لفظ راہنمائی کر دیا کرتے تھے کہ یہ کیا بات کہنا چاہتے ہیں یا کیا بات پوچھنا چاہتے ہیں اور وہ اندازے درست نکلتے رہے تو اگر پاکستانی دوست یا ہندوستانی یا دوسرے اردو دان روس کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں اور ان علاقوں میں جائیں جن کا میں ذکر کر رہا ہوں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ خود بھی ان کی زبان سیکھنے کے اہل ہو جائیں گے اور اس ضمن میں واقفین کو چاہیئے کہ جاتے ہی زبان سیکھنے کے اداروں میں ضرور داخل ہوں۔ صرف گلیوں میں چلتے پھرتے گفتگو کے ذریعہ زبان نہ سیکھیں بلکہ اداروں میں بھی داخل ہوں۔ وہاں بھی زبان سیکھیں گے اور (دعوت الی اللہ) بھی کر سکیں گے۔ اپنے ہم مکتب لوگوں سے مذہبی گفتگو بھی کر سکیں گے اور اس طرح ان کے دونوں کام ہو جائیں گے۔ ایک پنتھ دو کاج والا معاملہ ہوگا۔ تو ہمیں اس وقت کثرت کے ساتھ لام بندی کی ضرورت ہے اور بہت احمدیوں کی ضرورت ہے جو نئے علاقوں میں جہاں (دین حق) کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے کثرت سے پہنچیں۔ وہاں چھوٹے چھوٹے مکاتب لگائیں۔ وہاں ان کو نماز پڑھنی سکھائیں۔ دعائیں کرنی سکھائیں اور درس جاری کریں جس طرح گذشتہ زمانوں میں اولیاء اللہ نے تبلیغ کے کام کئے تھے اس رنگ میں جا کر ان ہی اداؤں کے ساتھ دوبارہ ان قوموں میں (دعوت الی اللہ) کریں۔

مسلمان اسلام کو ایک قوم اور نیشن (NATION) کے طور پر لے رہے ہیں۔ بڑا خطرہ یہ ہے کہ بعض مسلمان ممالک جو اپنے سیاسی نفوذ کو ہی اسلام کی خدمت سمجھتے ہیں وہ پہنچ رہے ہیں اور ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ان سے پیسے لیں اور ان کے مقاصد میں استعمال ہوں اور اسلام کو ایک قومیت کے رنگ میں اپنائیں اور پھر سیاسی جدّوجہد میں اس جذبے کو استعمال کریں۔ ایسے لوگ جو عملاً خدا کی ہستی سے ہی ناواقف ہو چکے ہیں ان میں جب اس قسم کے رجحان پہنچیں گے تو اسلام کے اندر جو اس وقت دلچسپی پیدا ہو رہی ہے اس سے فائدہ اٹھانے کی بجائے نقصان اٹھا جائیں گے۔ ان کو پتہ ہی نہیں لگے گا کہ جو ہم سیکھ رہے ہیں یہ محض سیاست ہے اور قوم پرستی ہے، اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ پس پیشتر اس سے کہ غلط تصورات وہاں پہنچ کر ان کی پیاس پر قابض ہو جائیں اور جسے وہ پانی سمجھ کر پی رہے ہوں وہ دراصل زہر کے پیالے ہوں۔ کثرت سے احمدیوں کو وہاں پہنچنا چاہیئے اور آبِ حیات لے کر پہنچنا چاہیئے (دین) کو دین کے رنگ میں، خالص (دینِ حق) کے طور پر ان تک پہنچانا چاہیئے اور ان کی ضرورتوں کو سیراب کرنا چاہیئے۔ پس یہ ایک دو کی بات نہیں ہے سینکڑوں چاہئیں اور میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر زبان سے کلیّۃً نابلد بھی ہوں اور مترجم بھی مہیّا نہ ہوں تو اگر احمدی مختلف علاقوں میں جا کر دو ہفتے، مہینے کے لئے ایسے اڈے لگا لیں کہ جہاں وہ دعائیں کرتے رہیں۔ لوگوں کو اپنی طرف بلائیں اور اشاروں کے ساتھ نمازیں پڑھنا سکھائیں اور نیکی کی تعلیم جس حد تک ان کو توفیق ملے اشاروں کنایوں سے ان کو دینے کی کوشش کریں اور دعائیں سکھائیں۔ دعا کر کے بتائیں۔ اشاروں سے اپنے مقصد کو سمجھانے کی کوشش کریں تو چونکہ یہ خالصۃً للہ ہوگا اس لئے مجھے یقین ہے کہ ان بے زبانوں کو بھی خدا تعالیٰ اثر کی زبان عطا کر دے گا اور اثر کی زبان لفظوں کی محتاج نہیں ہوا کرتی۔ وہ دلوں تک براہِ راست پہنچتی ہے ضرورتیں بہت زیادہ ہیں اور وقت بہت کم ہے کیونکہ جو خبریں آ رہی ہیں وہ بڑی متوحش ہیں۔ دو قسم کے اثرات اس وقت نئے آزاد ہونے والے مشرقی یورپ اور روس میں بڑے نمایاں طور پر دکھائی دینے لگے ہیں ہیں۔ ایک عیسائیت کا چرچا اور بڑی کثرت کے ساتھ پرانے کلیساؤں کو از سرِ نو مرمت کر کے اور زینت دے کر باوقار بنانا اور اس کی ظاہری کشش سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے جدّوجہد کرنا ۔۔۔ ایک یہ کام بڑی تیزی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ہو رہا ہے۔ پھر عیسائیت کے نام پر مالی اور دوسری امداد بہت مل رہی ہے۔ پھر مغربی عیسائی قوموں کے ساتھ ہمنوائی کا جو موقع ہے یہ بھی آجکل روس میں ایک فخر بن رہا ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ لوگ جو مغربی قوموں کے زیادہ دوست بن کر ابھریں گے وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے اور آجکل کی یہی ہوا چل رہی ہے اسی ہوا میں ہمیں بھی ساتھ چلنا چاہیئے۔ اس کے نتیجہ میں عیسائیت کو فروغ کے لئے نئے نئے مواقع عطا ہو رہے ہیں لیکن اس کے علاوہ ایک اور خطرناک رویّہ ہے کہ مغربی طرزِ زندگی کی، تہذیب و تمدن کی تمام برائیاں بڑی تیزی کے ساتھ ان علاقوں میں داخل ہو رہی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ آزادی سے مراد یہ ہے کہ جو چاہو جس طرح چاہو بدکاریاں کرو اور عیش و عشرت میں ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑ جاؤ۔ پس کرائم یعنی جرم کے رجحانات گذشتہ ایک سال کے اندر اندر اس تیزی سے بڑھے ہیں کہ روس سے آنے والے بتاتے ہیں کہ بعض علاقے پہچانے نہیں جاتے وہاں کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ اس طرح گلیاں بے امن ہو جائیں گی لیکن اب یہی صورت حال ہے۔ ہمارے راویل صاحب نے بھی جو آکر ماسکو میں تبدیلیوں کے واقعات سنائے ہیں، وہ بہت ہی سخت پریشان کن ہیں اور ظلم یہ ہے کہ ان چیزوں کے ساتھ عیسائیت کا چولی دامن کا ساتھ بن گیا ہے یعنی ہاتھ میں ہاتھ پکڑے عیسائیت اور بدکاریاں اکٹھی ان گلیوں میں پھر رہی ہیں اور ایک دوسرے سے کوئی منافرت نہیں ہے اور یہ جو آزادی عیسائیت دیتی ہے یہ عیسائیت میں ایک مزید کشش پیدا کرنے والی بات بن گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں اپنے نام عیسائی رکھ لو۔ چرچ چلے جایا کرو اس کے علاوہ جو چاہو عیش و عشرت کرو۔ جس قسم کی زندگی بسر کرو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تم بخشے گئے۔ یہ جو ڈھیل ہے اس ڈھیل نے عیسائیت میں ایک اور زائد کشش پیدا کر دی ہے۔ اس کے مقابل پر جب اسلام اپنی اصل شکل صورت میں پہنچتا ہے تو اُن کو بالکل مختلف طرزِ زندگی کی طرف بلاتا ہے۔ پابندیاں عائد کرتا ہے تم یہ بھی نہ کرو وہ بھی نہ کرو اور اپنے جذبات کے اوپر بھی کنٹرول رکھو، اپنے خیالات پر بھی کنٹرول رکھو۔ اپنے روزمرّہ کے رہن سہن میں نمایاں پاک تبدیلیاں پیدا کرو۔ شروع شروع میں تو بڑا ہی اکتا دینے والا منظر نظر آتا ہے جسے بوریت کہا جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں یہ کیا تماشہ بن گیا ہے۔ کس قسم کے لوگ ہمارے پاس آگئے ہیں۔ ہم تو آزادی کی طرف جا رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ نہ کرو وہ نہ کرو اور وہ کرو اور یہ کرو۔

مغربیت کے خلاف ردِّ عمل سے فائدہ اٹھانا ہوگا

غرضیکہ جو جدوجہد ہے جیسے انگریزی میں کہتے ہیں UNEQUAL FIGHT۔ غیر متوازن جنگ ہے اور بظاہر ہر فوقیت عیسائیت کو حاصل ہے اور بظاہر ہر نقصان کا پہلو اسلام کی طرف ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسلام کے اندر ایک اندرونی طاقت ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے تعلق کی طاقت ہے۔ وہ سچائی کی طاقت ہے۔ یہ لازماً غالب آجائے گی اگر متقی لوگ (دینِ حق) کا پیغام لے کر وہاں پہنچیں اور اپنے اعلیٰ اور پاک نمونے سے ان کو بتائیں کہ روحانی انقلاب کیا ہوتا ہے اور روحانی زندگی کس کو کہتے ہیں۔ اس قسم کے پیاسے بھی وہاں موجود ہیں اور مسلمانوں میں خصوصیت کے ساتھ عیسائیت کے مقابل پر یہ رقابت کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے اور اس موقع سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ چنانچہ وہ لوگ جنہوں نے مشرقی ریاستوں کے دورے کئے ہیں ان کے بعض مضامین سے مجھے پتہ لگا ہے کہ ان ممالک میں مغربیت کے بڑھتے ہوئے اثرات کے خلاف ایک شدید ردِّ عمل پیدا ہو چکا ہے اور لکھنے والا لکھتا ہے کہ بہت سے مسلمان جن کو پہلے اسلام سے کوئی بھی تعلق نہیں تھا اور جن کو اب بھی نہیں پتہ کہ اسلام کیا ہے وہ اس ردِّ عمل کے نتیجہ میں مسجدوں میں جانے لگ گئے ہیں اور مسجدوں کی رونق بعض جگہ اتنی بڑھ رہی ہے کہ اگر ایک سال پہلے ایک آدمی جاتا تھا تو اب دس آدمی جاتے ہیں تو جہاں عیسائی علاقوں میں عیسائیت اور مغربی تہذیب کی گندگیاں بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہیں وہاں مشرقی علاقوں میں اس کے ردِّ عمل کے نتیجہ میں ہمارے لئے ایک اچھا ماحول بھی مہیا ہو رہا ہے اور ایک اچھی سازگار فضا میسّر آرہی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ وقت نہیں رہا کہ ہم انتظار کریں کہ زبانوں کے بڑے ماہر، علم کے ماہر اور باقاعدہ تربیت یافتہ مربّی تیار کر کے وہاں بھیجیں یہ اس قسم کا وقت نہیں ہے۔ یہ تو ایسا وقت ہے کہ جب قومی بقا کی خاطر جو کچھ ہے میدانِ جنگ میں جھونکنا پڑا کرتا ہے۔ بعض دفعہ بچّوں کو بھی بھیجنا پڑتا ہے۔ اب عراق ایران جنگ میں آپ دیکھیں کہ ایک وقت ایران پر ایسا آیا تھا جبکہ بالغ لڑنے والے مہیّا نہیں ہو سکتے تھے تو انہوں نے عمر کا معیار ڈھیلا کرنا شروع کیا اور کم کرنا شروع کیا یہاں تک کہ آخر ایک وقت ایسا آیا کہ جب میدانِ جنگ میں بھیجنے سے پہلے نابالغ بچّے اکٹھے کئے جا رہے تھے اور بعض ایسے منظر ٹیلی ویژن پر یہاں دکھائے گئے جن سے پتہ چلتا تھا کہ مائیں روتی پیٹتی رہ جاتی تھیں اور اُن کے بچوں کو چھین کر لے جاتے تھے کہ ان کو ہم شہادت کے لئے تیار کر رہے ہیں اور دائمی زندگی بخشیں گے، تم کس بات پر رو رہی ہو لیکن صرف یہی نہیں بلکہ بعض حیرت انگیز ایسے مناظر بھی دکھائے گئے کہ ایرانی ماؤں نے خود اپنے بچے پیش کئے۔ اتنا کثرت سے پروپیگنڈا تھا کہ عراق کے مقابل پر جو لڑائی کو جائے گا وہ کفر کے مقابل پر جائے گا اور اگر وہ مارا گیا تو شہید ہوگا کہ بعض نیک دل مگر سادہ لوح مائیں خود اپنے چھوٹی عمر کے بچّوں کو فوجیوں کے سپرد کر دیا کرتی تھیں۔ وہ ایک جاہلانہ جنگ تھی۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تھا بلکہ اسلام دشمنی کی جنگ تھی۔ دونوں طرف اسلام دشمنی ہو رہی تھی لیکن اس کے باوجود چونکہ اسلام کا نام استعمال ہو رہا تھا اس لئے ماؤں نے اپنے چھوٹے بچّوں کو بھی اس جنگ میں جھونک دیا۔ میں جس جنگ کی طرف بلا رہا ہوں وہ (دینِ حق) کی جنگ ہے اور خالص (دینِ حق) کی جنگ ہے۔ یہ وہ (دینِ حق) کی جنگ ہے کہ جو جماعت احمدیہ کے سوا کسی اور نے نہیں لڑنی اور کسی اور کے سپرد نہیں ہے یہ لڑائی۔ اس لئے آج ہر قسم کے پیمانوں میں نرمی کرنے کا وقت ہے۔ جس قسم کے بھی احمدی مہیّا ہو سکتے ہیں۔ جن کو بھی توفیق ہے ان کو چاہیئے کہ ان علاقوں میں چلے جائیں۔ ان کا جانا ہی بابرکت ہوگا اور ان علاقوں میں بیٹھ کر ان کا دُعائیں کرنا ہی بابرکت ہوگا اور یہ کوئی اجنبی بات نہیں ہے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ بعض علاقوں میں (دینِ حق) کا غلبہ محض ان کے بزرگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہوا ہے۔ سب سے بڑی طاقتور چیز دُعا ہے اور دُعا ہی وہ ہتھیار ہے جو اس غیر متوازن جنگ میں کمزوروں کو طاقتوروں پر غالب کرنے والی ہے۔ اس لڑائی میں کمزور کی فتح کا یہی راز ہے ورنہ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ قانونِ قدرت کے خلاف بات ہے۔ جب بھی کمزور طاقتوروں سے ٹکراتے ہیں ضرور شکست کھاتے اور ضرور مار کھاتے ہیں۔ صرف مذہب کی دُنیا میں یہ عجیب واقعہ رونما ہوتا ہے کہ کمزور طاقتور سے ٹکراتا ہے اور طاقتور کو شکست دے دیتا ہے۔ شاعروں کی دُنیا میں تو ممولے شہباز سے لڑتے ہیں لیکن یہ ایک شاعری کی بات ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں مگر مذہب کی دُنیا میں واقعۃً ایسا ہوتا ہے۔ ایسے ممولے پیدا ہوتے ہیں جو شہبازوں کے پر توڑ دیتے ہیں اور ان کے لشکر کو ہر جہت سے شکست دے دیتے ہیں اور واقعۃً جب آپ ان کا مقابلہ دُنیا کے پیمانوں سے کریں تو ایک طرف حقیقت میں وہ ممولے دکھائی دیتے ہیں اور دوسری طرف واقعی شہباز دکھائی دے رہے ہوتے ہیں۔

دُعا۔ ماں کے دودھ کی طرح ہماری رگوں میں جاری ہوتی ہے

روما کی سلطنت سے جب چند گنتی کے مسلمان مجاہدین کی ٹکریں ہوئی ہیں اور فارس کی سلطنت سے جب گنتی کے چند مسلمان مجاہدین کی ٹکریں ہوئی ہیں تو اگرچہ بعض ایسی جنگیں بھی تھیں جو خالصۃً جہاد نہیں کہلا سکتی تھیں لیکن مذہبی عناصر کا بہر حال ان میں غلبہ تھا۔ مذہبی محرکات یقیناً ان میں غالب تھے اور چونکہ لڑنے والے نیک تھے۔ خدا پرست تھے اور دُعائیں کرنے والے تھے۔ اس لئے ان جنگوں کے حالات پر جب آپ نظر ڈالتے ہیں تو واقعۃً یوں لگتا ہے جیسے ممولوں کی ایک ٹولی بکثرت شہبازوں پر حملہ آور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئی اور ان کو شکست دے دیتی ہے۔ پس اس پہلو سے آج بھی ایسا ہی ہوگا لیکن ہوگا دعا کی برکت سے۔ اس کے سوا اور کوئی نسخہ نہیں ہے۔ اس لئے اگر زبان دان نہیں ہیں تو دعا گو تو ہیں ناں۔ ہر احمدی کو دعا کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ دنیا کی کسی مذہبی یا غیر مذہبی جماعت میں اس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں جتنی بھی مذہبی جماعتیں ہیں آپ ان سب کا تفصیل سے جائزہ لیں تو ان میں سال بھر میں دعا کا اتنا چرچا نہیں ہوتا جتنا جماعت احمدیہ میں ایک ہفتے یا ایک مہینے میں چرچا ہو جاتا ہے حالانکہ تعداد کے لحاظ سے یہ بہت تھوڑی ہے تو اس کثرت سے دعا کا مضمون جماعت کے اندر جاری و ساری ہو چکا ہے کہ ہر فرد جب ایک دوسرے سے ملتا ہے دعا کی بات کرتا ہے۔ ایک دوسرے کو خط لکھنا ہے تو دعا کی بات ہے۔ آپ ساری دنیا کی ایک دن کی ڈاک اکٹھی کر کے اگر دیکھ سکتے ہوں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ساری دنیا کی ایک دن کی ڈاک میں دعا کا اتنا ذکر نہیں ملے گا جتنا چند احمدیوں کی ڈاک میں دعا کا ذکر ملے گا بلکہ میں سمجھتا ہوں اور یہ مبالغہ نہیں ہے کہ ساری دنیا میں ہفتوں بھر کی ڈاک میں دعا کا اتنا ذکر نہیں ملے گا جتنا احمدیوں کی ڈاک میں ایک دن میں مل جاتا ہے۔ روزانہ جتنے خط مجھے آتے ہیں سارے انگلستان بلکہ سارے یورپ میں جتنے خط مل رہے ہوتے ہیں ان کے سارے مجموعہ میں دعا کا اتنا ذکر نہیں ہوتا۔ تو دعا تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس طرح گھوٹ کر ہمیں پلائی ہے۔ ہماری گھٹی میں داخل کی ہے اور یہ ماں کے دودھ کی طرح ہماری رگوں میں جاری ہوئی ہے۔ اس لئے یہی وہ سب سے طاقتور ہتھیار ہے جو آپ کو میسر ہے۔ اگر صاحب علم نہیں ہیں تو دعا گو تو ہیں ہی ناں۔ اور یہ سب سے بڑی فیصلہ کن طاقت ہے جس نے دنیا میں انقلاب برپا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس مضمون پر کچھ اور باتیں کہنے والی ہیں مگر اب چونکہ وقت ہو گیا ہے اس لئے آئندہ کے لئے میں اٹھا رکھتا ہوں۔

بکثرت واقفین کی ضرورت

اس عمومی تحریک کے بعد کہ ہمیں آج یو ایس ایس آر کے علاقوں میں یعنی یونین آف سوویٹ سوشلسٹ ریپبلک۔ EX (سابق) ریپبلک کہنا چاہیئے اب تو صرف یونین کا تصور ہی باقی رہ گیا ہے وہاں مختلف علاقوں میں، عیسائی علاقوں میں بھی اور مسلمان علاقوں میں بھی۔ ایشیائی علاقوں میں خواہ وہ مسلمان ہوں یا بدھسٹ ہوں۔ بعض بدھسٹ علاقے بھی وہاں ہیں۔ سب جگہ بکثرت واقفین زندگی کی ضرورت ہے جو عارضی طور پر اپنے آپ کو پیش کریں۔ جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے بالعموم روس میں تھوڑے روپے میں گزارا ہو سکتا ہے اگر انسان ہوٹلوں میں گزارا نہ کرے۔ آجکل ایسا ماحول بن چکا ہے کہ درویش صفت لوگ جا کر مسجدوں میں ڈیرے لگا سکتے ہیں اور کوئی روک نہیں ہوگی اور اگر وہ نظام جماعت سے رابطہ کر کے ہدایات لے کر سفر شروع کریں تو (اللہ نے چاہا تو) ہم ان کو بہت سے ایسے روابط مہیا کر سکتے ہیں جن کے نتیجہ میں ان کی دیکھ بھال کرنے والا، ان کا خیال رکھنے والا، ان کو مشورے دینے والا، ان کا خرچ بچانے والا کوئی نہ کوئی سلطان نصیر، اُن کو مہیا ہو جائے گا اور "سلطان نصیر" کی بات ہوئی ہے تو ایسے ہر سفر کرنے والے کو ہمیشہ اس دعا کو ضرور یاد رکھنا چاہیئے جسے میں نے ساری زندگی استعمال کیا ہے اور بے انتہا مفید پایا ہے۔ ہر احمدی کو ہر سفر سے پہلے یہ دعا کرنی چاہیئے (۔۔) (بنی اسرائیل: ۸۱) کہ اے میرے ربّ! مجھے اس ملک میں صدق کے ساتھ داخل فرما، سچائی کے ساتھ داخل فرما (۔۔) اور اس ملک سے یا اس مقام سے سچائی اور صدق کے ساتھ باہر لا۔ (۔۔) اور میرے لئے اپنی جناب سے کسی غیر کی طرف سے نہیں ایسا مددگار عطا فرما جو سلطان ہو جس میں غلبے کی طاقت ہو جو کمزور مددگار نہ ہو بلکہ یہ طاقت رکھتا ہو کہ کمزوری کو طاقت میں بدل سکے۔

پس یہ دعائیں کرتے ہوئے جو لوگ للّٰہی سفر اختیار کریں گے ہر دوسری کمزوری پر یہ دعا اور ان کی بعد کی دعائیں (اللہ نے چاہا تو) غالب آ جائیں گی اور جو انقلاب ہم یو ایس ایس آر میں دیکھنا چاہتے ہیں وہ محض ہماری تمناؤں کا انقلاب نہیں رہے گا بلکہ ایک حقیقی دنیا کا انقلاب بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۷ دسمبر۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے پڑھائی اور خطبہ میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ دسمبر ۱۹۹۱ء بمقام بیت الفضل لندن پڑھ کر سنایا۔

اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے جرمنی کے ان احباب کو عمومی طور پر معافی دینے کا اعلان فرمایا جن کے بارے میں کچھ عرصہ قبل حضور ایدہ اللہ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ جب کسی پر ایسا وقت آئے تو اس سے تحقیر کی بجائے اس کے ساتھ رحم اور اس کے لئے دعا کا رویہ اپنانا چاہیئے۔ سزاؤں کا مقصد اصلاح ہوتا ہے ورنہ کسی فرد سے کوئی دشمنی نہیں ہونی چاہیئے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے تاریخ سے وہ واقعہ بیان فرمایا جس میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ سے واپسی پر بعض لوگوں کو ایک جنگ میں شامل نہ ہو سکنے کے باعث سزا دی۔ ان لوگوں نے سزا کا یہ عرصہ انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے گذارا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بریت فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح جرمنی کے ان لوگوں نے بھی ابتلا کا یہ عرصہ پورے صبر و تحمل سے گذارا۔ اور ان کے عزیزوں اور قریبی رشتہ داروں نے بھی ایمان کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ حضور نے فرمایا "اب میں شرح صدر کے ساتھ یہ اعلان کر سکتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے ان میں سے ہر ایک نے اپنے قصور کو سمجھ لیا اور اپنی غلطیوں کو خوب پہچان لیا اور آئندہ کے لئے سچے دل اور اخلاص کے ساتھ توبہ کرتے ہیں اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کی توبہ کو قبول فرمائے اور آئندہ ہمیشہ ان کو اس قسم کی ٹھوکروں سے بچائے"۔

اس کے بعد حضور نے دعوت الی اللہ کے بارے میں اہم نکات بیان فرمائے اور بتایا کہ دعوت الی اللہ کے لئے دوسرے کی ذات میں دلچسپی لینا ضروری ہے۔ ان کے ساتھ رحمت اور رأفت سے پیش آنا ضروری ہے۔ دوسروں کے دکھوں اور غموں کو محسوس کرنا ضروری ہے حضور نے فرمایا کہ مرکزی سیکرٹری دعوت الی اللہ کو انفرادی طور پر نظر رکھنی چاہیئے۔ اس کے لئے مقامی سیکرٹریان کی تربیت کی جائے۔ اور انہیں بتایا جائے کہ دعوت الی اللہ کرنے والے ہر شخص کا کھاتہ علیحدہ کھولا جائے۔ ہر ہفتہ کے بعد اس سے نرمی اور پیار سے رپورٹ لی جائے۔ حضور نے فرمایا جس طرح سیکرٹری مال فعال ہوتے ہیں۔ دن رات انہیں چندہ کی وصولی کی دھن لگی رہتی ہے اسی طرح سیکرٹری دعوت الی اللہ کو فعال بنایا جائے تب کامیابی حاصل ہوگی۔

گذشتہ جمعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۱ء کو بھی بیت الاقصیٰ ربوہ میں محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے ہی خطبہ دیا۔ اس خطبے میں آپ نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ نومبر ۱۹۹۱ء بمقام بیت الفضل لندن پڑھ کر سنایا۔ اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے بڑی تفصیل سے یہ امر بیان فرمایا کہ دعوت الی اللہ محض زبانی یا رسمی انداز کی کافی نہیں بلکہ ہر دعوت کا تتبع ضروری ہے۔ بار بار کی نگرانی اور توجہ ضروری ہے اس کام کیلئے دیوانہ وار لگن کی ضرورت ہے۔ چاہیئے یہ کہ اس کام کے لئے فکر اور پریشانی اور سوچیں دل میں پیدا کریں تکلیفیں اٹھائیں اور ان تکلیفوں سے لذت پائیں تب کامیابی ہوگی

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمیشہ آپ پر نازل ہوں) فرماتے ہیں:۔

"اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو اور جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات میں مسلم لیگ کے ہم خیال امیدواروں نے بھاری اکثریت حاصل کر لی ہے۔ پنجاب میں ۲۴ ہزار نشستوں کے لئے ایک لاکھ پچیس ہزار امیدوار اور ۳ کروڑ مسلم ووٹر تھے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر غلام حیدر وائیں نے بلدیاتی انتخابات میں مسلم لیگ کے ہم خیال امیدواروں کی کامیابی پر عوام کو مبارکباد دی ہے انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی عوام کے اعتماد کی علامت ہے۔

○ بلدیاتی انتخابات کے موقع پر ہونے والے ہنگاموں میں ۱۲ افراد ہلاک اور ۷۵ زخمی ہو گئے۔ لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالا، ملتان اور نارووال میں دو دو افراد اور کمالیہ، ساہیوال اور شکر گڑھ میں ایک ایک شخص ہلاک ہوا ۷۵ زخمیوں میں سے ۲۵ کی حالت نازک ہے۔ مختلف الزامات پر ۲۵۰ افراد حراست میں لے لئے گئے۔

○ تمام بڑے شہروں میں پیپلز پارٹی کے ہم خیال امیدوار اکثریت حاصل نہیں کر سکے۔ کئی مقامات پر مسلم لیگ کے دھڑے ہی آمنے سامنے تھے۔

○ جھنگ میں سپاہ صحابہ کے ہم خیال گروپ نے ۴۱ میں سے ۲۶ نشستیں جیت لیں۔

○ وزیر اعظم لاہور میں اپنا ووٹ نہیں ڈال سکے کیونکہ انہیں فوری طور پر اسلام آباد جانا پڑ گیا تھا۔

○ پنجاب کے بلدیاتی انتخابات میں انتظامیہ کی شدید بدانتظامی کی اطلاعات ملی ہیں۔ صرف لاہور میں ۳۰ پولنگ سٹیشنوں پر عملہ بروقت نہیں آیا جس سے پولنگ تاخیر سے شروع ہوئی۔ بعض حلقوں میں دوپہر کے ایک بجے اور بعض میں شام چار بجے پولنگ شروع ہوئی۔

○ ٹیلی کمیونیکیشنز کے ملازمین کی ہڑتال پانچویں روز بھی جاری ہے۔ ٹیلیویژن نشریات جام ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کئی شہروں کا مائیکرو ویو عملہ بھی ہڑتال میں شامل ہو گیا ہے۔ لاڑکانہ سمیت کئی دوسرے شہروں میں عملہ کی گرفتاریاں جاری ہیں۔

○ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ ٹیلی کمیونیکیشنز کے ملازمین کی ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔

○ میاں چنوں میں وائیں گروپ نے ۱۹ میں سے ۱۴ سیٹیں لے کر اکثریت حاصل کر لی۔ فیصل آباد میں میئر گروپ جیتا۔

○ صوبہ سرحد میں حکومت کے مخالف گروپ کی تعداد ۲۵ ہو گئی ہے۔ مزید ۱۲ اراکین کی شمولیت کا امکان ہے مخالف گروپ اے این پی کو حکومت سے بے دخل کرنے کے لئے جوڑ توڑ کر رہا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو ہفتہ کی صبح اسلام آباد پہنچ گئی ہیں۔ جہاں وہ انتخابی نتائج کے بارے میں معلومات حاصل کریں گی۔

○ وزارت داخلہ نے بتایا ہے کہ ملک میں کلاشنکوفوں اور سب مشین گن کے ساڑھے گیارہ ہزار باقاعدہ لائسنس جاری کئے گئے ہیں۔ سب سے زیادہ لائسنس ضلع پشاور میں اور اس کے بعد لاہور میں جاری کئے گئے ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے اپیل بنچ نے سندھ کی ایک خصوصی عدالت سے تین ملزموں کو ملنے والی سزائے موت برقرار رکھی ہے۔ سندھ میں کسی خصوصی عدالت کا یہ پہلا فیصلہ تھا۔

○ میران شاہ میں ہزاروں افغان مجاہدین و مہاجرین نے اعلان کیا ہے کہ اقوام متحدہ منافقوں کا ٹولہ ہے۔ اس کی فوج افغانستان میں آئی تو اس کا حشر بھی سوویت فوج جیسا ہوگا۔

مضمون نگار حضرات سے

بعض اوقات آپ اپنے مضمون کا اصل مسودہ بھیجنے کی بجائے اس کی فوٹو سٹیٹ ارسال کر دیتے ہیں اور یہ دیکھنے کا خیال نہیں رہتا کہ ساری عبارت فوٹو سٹیٹ میں آئی ہے یا نہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بائیں طرف کا کچھ حصہ کٹ جاتا ہے اور بعض ضروری الفاظ موجود نہ ہونے کے باعث عبارت کی کچھ سمجھ نہیں آتی اور جس عبارت کی سمجھ نہ آئے اسے چھاپا کیسے جائے۔ پس اول تو اصل مسودہ (صاف ستھرا لکھا ہوا) ہمیں بھیجیں اور اگر فوٹو سٹیٹ ہی بھیجنی ہو تو ضرور چیک کر لیں کہ مکمل ہے اور صاف ہے۔ ورنہ ہماری معذرت قبول فرمائیں۔

(ادارہ)

ہماری تاریخ

حضرت امۃ الحیٔ صاحبہ کی وفات پر حضور انور نے فرمایا:

عورتوں پر خصوصیت سے میری اس بیوی کا احسان ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی وفات کے بعد میرا منشاء نہیں تھا کہ میں عورتوں میں درس دیا کروں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی بڑی ہمت کا کام ہے کہ ایسے عظیم الشان والد کی وفات کے تیسرے روز ہی امۃ الحیٔ نے مجھ کو رقعہ لکھا کہ (اس وقت میری ان سے شادی نہیں ہوئی تھی) مولوی صاحب اپنی زندگی میں ہمیشہ عورتوں میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔ اب آپ کو خدا نے (امام) بنایا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنی آخری سانس میں مجھے وصیت فرمائی کہ میرے مرنے کے بعد میاں سے کہہ دینا کہ وہ عورتوں میں درس دیا کریں۔ اسلئے میں اپنے ابا صاحب کی وصیت آپ تک پہنچاتی ہوں۔ وہ کام جو میرے والد صاحب کیا کرتے تھے اب آپ اس کو جاری رکھیں۔ وہ رقعہ ہی تھا جس کی بنا پر میں نے عورتوں میں درس دینا شروع کیا اور وہ رقعہ ہی تھا۔ جسکی وجہ سے میرے دل میں ان سے نکاح کا خیال پیدا ہوا۔ پس اگر اس درس کی وجہ سے کوئی فائدہ عورتوں کو پہنچا ہے تو یقیناً اس کے ثواب کی مستحق بھی یہی ہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ عورتوں میں خطبہ، لیکچر، سوسائٹیاں اور ہر ایک خیال جو عورتوں سے متعلق ہو سکتا ہے اسکی محرک وہی ہیں۔

گلے کی سوزش۔ جلدی امراض۔ بال گرنا۔ جوڑوں اور جسمانی دردیں۔ بے خوابی۔ جگر گردہ اور مثانہ کے عوارض۔ حمل کی تکالیف۔ پرانے بخار۔ بچوں کے نئے و پرانے اسہال اور قے۔ عام اور ناک کی رسولیاں۔ معدہ کے امراض۔ کیل مہاسے۔ کانوں کا بہنا جیسی امراض کی بفضل خدا کامیاب علاج گاہ۔ خط لکھ کر بھی دوائی منگوا سکتے ہیں۔

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار۔ ربوہ

روایتی زیورات
جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دکان ۶۴۹ : رہائش ۱۷

خوشخبری
ہر قسم کی قانونی و دیگر کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
شیخ غلام نبی اینڈ سنز
۱۴ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور، فون نمبر ۲۳۳۰۱۴

کیوریٹو سسٹم
سے آپ کیا کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں؟
لٹریچر مفت
ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوبِ مفید اٹھراء

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ فون ۶۳۴

چھوٹی شیشی : ۱۵ روپے، بڑی شیشی : ۴۵ روپے ربوہ

آپ کے قدیمی احمدی جیولرز

محمود جیولرز

خالص سونے چاندی کے جدید
ڈیزائنوں میں زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے

بالمقابل بیت المہدی
گولبازار ربوہ
فون : ۶۸۱، ۶۸۲

پاک گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون ۵۵۰/۶۴۳

عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام صاحب

نگران : حکیم منوّر احمد ابن حکیم عبد العزیز

عزیز دواخانہ رجسٹرڈ

چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مینیجر : حکیم ناصر احمد قمر ابن حکیم منوّر احمد

ضرورت ہے

سندھ اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے کم از کم میٹرک پاس محنتی نوجوان جو ادویات کی سیل اور بکنگ کے کام کو بطور پیشہ اپنانا چاہتے ہوں، مندرجہ ذیل پتہ پر مکمل کوائف کے ساتھ امیر صاحب جماعت کی تصدیق سے درخواستیں بھجوائیں۔ معاوضہ انتہائی معقول اور مزید ترقی کے روشن امکانات ہیں۔

مینجر کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ فون ۷۷۱ / ۶۰۶

• نرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد • سوکھا • گرمی • گیس کا علاج کرنیوالے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

سب آفس : چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس ۷۹ گوجرانوالہ
فون : ۷۴۸۴۴ - ۰۴۳۱

ہیڈ آفس : نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون : ۷۶۴۹۷ - ۰۴۳۱

زیرِ نگرانی : حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں :
• ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس • ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
• لاہور : ۱۰۔ جوہر ٹاؤن فیز I نزد آخری سٹاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس
• کراچی : نزد ڈاکخانہ محمود آباد نمبر ۳ • چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• اسلام آباد : سیکٹر I-10/2 گلی ۱۱ مکان نمبر ۲۰۲۹ نزد انڈسٹریل ایریا۔

خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ

انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر کمپوزنگ

(اردو + انگلش)

ہر قسم کی کتب، رسائل، اشتہارات، فولڈنگ و شادی کارڈز اور لیٹر ہیڈ پیڈز کی کمپوزنگ، ڈیزائننگ اور پرنٹنگ کا مرکز۔ ٹریننگ کی سہولت بھی میسر ہے

یادگار چوک ربوہ۔ فون ۸۸۱

برائے فروخت نادر موقعہ

دوکان ظہیر پلاسٹک کمپنی

چالو دوکان یا خالی دوکان بمعہ چھت بیت الفضل فیصل آباد کے سامنے برائے فوری فروخت

ہے

مناسب قیمت صرف احمدی احباب کیلئے نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ فون رابطہ ۲۸۳۱۵ / ۶۱۳۸۶۳

پروپرائیٹر شیخ ظہیر احمد شاہین بالمقابل بیت الفضل فیصل آباد

مرض اٹھرا کی شکار۔ نرینہ اولاد سے محروم۔ دکھی عورتوں کیلئے

دواخانہ محافظ صحت

کوٹ نہال سنگھ۔ مین سٹریٹ ۲ پرملیں

المشہور :۔ حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر

زنانہ و مردانہ۔ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

خط و کتابت : حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان ★ گول چوک۔ اوکاڑہ

ملکی و غیر ملکی ٹیلیفون کالز اور فیکس کا انتہائی مؤثر انتظام

پبلک ٹیلیفون کال آفس اور ٹیلی فیکس

○ فیکس کی ہوم ڈلیوری کا بھی انتظام ہے
○ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام ہے۔

ٹریول سروسز ریلوے روڈ۔ ربوہ

فیکس ۶۹۶ ـــــ فون ۸۲۵

منجانب

المصوّر۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

• قدیمی • اوّلین • مشہورِ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

• کراچی : فون : ۴۱۳۲۵۱
• لاہور : 1-D-3 گلشن راوی
• ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
• رحیم یار خان : فون : ۴۷۹۹
• ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۸۴